سورة الحجر

آيات ٦١ - ٧٩

فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوۡطِ ۨالۡمُرۡسَلُوۡنَ ۙ﴿۶۱﴾ قَالَ اِنَّكُمۡ قَوۡمٌ مُّنۡكَرُوۡنَ ﴿۶۲﴾ قَالُوۡا بَلۡ جِئۡنٰكَ بِمَا كَانُوۡا فِيۡهِ يَمۡتَرُوۡنَ
﴿۶۳﴾ وَ اَتَيۡنٰكَ بِالۡحَقِّ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوۡنَ ﴿۶۴﴾ فَاَسۡرِ بِاَهۡلِكَ بِقِطۡعٍ مِّنَ الَّيۡلِ وَ اتَّبِعۡ اَدۡبَارَهُمۡ وَ لَا يَلۡتَفِتۡ
مِنۡكُمۡ اَحَدٌ وَّ امۡضُوۡا حَيۡثُ تُؤۡمَرُوۡنَ ﴿۶۵﴾ وَ قَضَيۡنَاۤ اِلَيۡهِ ذٰلِكَ الۡاَمۡرَ اَنَّ دَابِرَ هٰۤؤُلَاۤءِ مَقۡطُوۡعٌ مُّصۡبِحِيۡنَ ﴿۶۶﴾
وَ جَآءَ اَهۡلُ الۡمَدِيۡنَةِ يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ ﴿۶۷﴾ قَالَ اِنَّ هٰۤؤُلَاۤءِ ضَيۡفِىۡ فَلَا تَفۡضَحُوۡنِ ۙ﴿۶۸﴾ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لَا تُخۡزُوۡنِ
﴿۶۹﴾ قَالُوۡۤا اَوَ لَمۡ نَنۡهَكَ عَنِ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ هٰۤؤُلَاۤءِ بَنٰتِىۡۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ فٰعِلِيۡنَ ؕ﴿۷۱﴾ لَعَمۡرُكَ اِنَّهُمۡ لَفِىۡ سَكۡرَتِهِمۡ
يَعۡمَهُوۡنَ ﴿۷۲﴾ فَاَخَذَتۡهُمُ الصَّيۡحَةُ مُشۡرِقِيۡنَ ۙ﴿۷۳﴾ فَجَعَلۡنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ اَمۡطَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ حِجَارَةً مِّنۡ
سِجِّيۡلٍ ؕ﴿۷۴﴾ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلۡمُتَوَسِّمِيۡنَ ﴿۷۵﴾ وَ اِنَّهَا لَبِسَبِيۡلٍ مُّقِيۡمٍ ﴿۷۶﴾ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ؕ﴿۷۷﴾
وَ اِنۡ كَانَ اَصۡحٰبُ الۡاَيۡكَةِ لَظٰلِمِيۡنَ ۙ﴿۷۸﴾ فَانۡتَقَمۡنَا مِنۡهُمۡ ۘ وَ اِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيۡنٍ ؕ﴿۷۹﴾

سُوْرَةُ الْحِجْر

مكية

آيات 99

الٓرٰ تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ وَقُرۡاٰنٍ مُّبِيۡنٍ ①

سورت کا مرکزی مضمون

انتہائی مشکل حالات میں آفاقی، انفسی اور تاریخی استدلال کے ذریعے کفار کے دباؤ اور دنیا پرستی سے بچ کر عقیدۂ توحید اور عقیدۂ آخرت پر مشتمل قرآنی دعوت کے عظیم کام کو جاری رکھنے کی ہدایت

(آیات 1 تا 15) -آپ ﷺ کو تسلی - یہ قرآن بجائے خود ایک واضح حجت ہے، یہ کسی خارجی نشانی یا کسی معجزے کا محتاج نہیں ہے، جو لوگ اس کو آج جھٹلا رہے ہیں یہ جلد ہی پچھتائیں گے۔ ان کو ان کے حال پر چھوڑو، یہ چند دن اپنی خود فراموشیوں میں مگن رہ لیں، پھر ان کے لیے اللہ نمٹ لے گا - غلبۂ اسلام کی بشارت بھی

(آیات 16 تا 25) - قرآن کی دعوت کی صداقت کی جو نشانیاں آفاق میں موجود ہیں ان کی یاد دہانی- آسمان پر چمکتے ستاروں، زمین کی انواع و پیداوار اوع عجائبات پر غور کی دعوت

(آیات 26 تا 48) –قصہ آدم و ابلیس سے کفار کی گمراہی کے اصل مصدر کی وضاحت ابلیس اور اس کی ذریات نے انہیں اس ضلالت میں مبتلا کر رکھا ہے، انجام پہ غور کرو

(آیات 49 تا 77) – قومِ لوط پر فرشتوں کا نزول (ایک تباہ کن عذاب کے ساتھ)، اگر دیدۂ بینا رکھتے ہو تو ان کے انجام سے عبرت حاصل کرو۔

(آیات 78 تا 84) - قوم شعیب اور قوم ثمود کے انجام کا اجمالی ذکر۔ ان کے کھنڈرات تمہارے تجارتی راستوں پر واقع ہوئے ہیں، دیدۂ عبرت رکھتے ہو تو ان کے انجام سے سبق سیکھو

(آیات 85 تا 99) ۔نبی اکرم ﷺ کو استہزاء اور مشکل حالات میں تسلی اور صبر کی ہدایت –دعوت و تبلیغ کے آداب بھی

رکوع ۵ (آیات ۶۱ تا ۸۴)

جزا و سزا کے تاریخی دلائل

- ✓ قومِ لوط، اصحاب الایکہ (قومِ شعیب)، اور اصحاب الحجر (قومِ ثمود) کی ہلاکت کا ذکر
- ✓ قومِ لوط کی ہم جنس پرستی، حضرت لوط علیہ السلام کی دعوت ایمان و اصلاح کی تکذیب، فرشتوں کی آمد، قومِ لوط پر اللہ تعالیٰ کا شدید عذابِ استیصال، قوم کی تباہی و بربادی
- ✓ تباہ شدہ معذب اقوام کے برباد مساکن اور کھنڈرات سے درسِ عبرت کی نصیحت

فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوۨطِ ۨ الۡمُرۡسَلُوۡنَ ﴿۶۱﴾ قَالَ اِنَّكُمۡ قَوۡمٌ مُّنۡكَرُوۡنَ ﴿۶۲﴾ قَالُوۡا بَلۡ جِئۡنٰكَ بِمَا كَانُوۡا فِيۡهِ يَمۡتَرُوۡنَ ﴿۶۳﴾ وَ اَتَيۡنٰكَ بِالۡحَقِّ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوۡنَ ﴿۶۴﴾

فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوۨطِ ۨ - پھر جب آئے آل لوط کے پاس

لَمَّا : ماضی میں شرط کے لیے آتا ہے (جب)
ماضی میں کسی واقعے کی نفی کے لیے بھی (ابھی تک نہیں)

جَآءَ يَجِيۡٓءُ ، مَجِيۡٓءٌ : آنا

الۡمُرۡسَلُوۡنَ - بھیجے ہوئے (فرشتے)

قَالَ اِنَّكُمۡ - لوط نے کہا کہ یقیناً ہو تم

قَوۡمٌ مُّنۡكَرُوۡنَ - اجنبی لوگ

أنكَرَ يُنۡكِرُ ، إنكارًا : کسی چیز کو نہ پہچاننا (IV)

مُنۡكَر : اجنبی

قَالُوۡا بَلۡ جِئۡنٰكَ - وہ بولے : نہیں بلکہ لے کر آئے ہیں ہم تمہارے پاس

بِمَا كَانُوۡا فِيۡهِ يَمۡتَرُوۡنَ - وہ جس میں یہ شک کرتے تھے

(م ر ي)

اِمۡتَرٰى يَمۡتَرِىۡ ، اِمۡتِرَآءٌ : شک کرنا (VIII)

اردو میں : ریب (شک) ، لاریب

وَ اَتَيۡنٰكَ بِالۡحَقِّ - اور آئے ہیں تمہارے پاس حق لے کر

اَتٰى يَاۡتِىۡ ، اِتۡيَانٌ : آنا
(اگر ب کے ساتھ آئے تو معنی "لانا")

وَ اِنَّا لَصٰدِقُوۡنَ - اور یقیناً ہم سچے ہیں۔

فَاَسۡرِ بِاَهۡلِكَ بِقِطۡعٍ مِّنَ الَّيۡلِ وَ اتَّبِعۡ اَدۡبَارَهُمۡ وَ لَا يَلۡتَفِتۡ مِنۡكُمۡ اَحَدٌ وَّ امۡضُوۡا حَيۡثُ تُؤۡمَرُوۡنَ ﴿۶۵﴾

فَاَسۡرِ بِاَهۡلِكَ - تو چل پڑو اپنے اہل و عیال کو لے کر

اَسْرٰی یُسْرِیْ ، اِسْرَآءٌ : رات کو لے جانا (IV)

بِقِطۡعٍ مِّنَ الَّيۡلِ - ایک حصہ میں رات میں سے

قِطْعٍ : حصہ، ٹکڑا

وَ اتَّبِعۡ اَدۡبَارَهُمۡ - اور چلو (خود) ان کے پیچھے

اِتَّبَعَ یَتَّبِعُ ، اِ تِّبَاعٌ : پیروی کرنا

اَدْبَار ، دُبُر کی جمع
پیٹھ، پیچھے، پشت

وَ لَا يَلۡتَفِتۡ - اور چاہیے کہ مڑ کر نہ دیکھے

(ل ف ت)

اِلْتَفَتَ یَلْتَفِتُ ، اِلْتِفَاتٌ : مڑ کر دیکھنا (VIII)

اِلْتِفَات : رخ موڑنا (اردو میں شفقت سے متوجہ ہونا
[التفات (محبت) ، ملتفت]

مِنۡكُمۡ اَحَدٌ - تم میں سے کوئی ایک بھی

وَّ امۡضُوۡا - اور تم لوگ گزر (چلے) جاؤ

مَضٰی یَمْضِیْ ، مَضِیًّا : چلے جانا، گذر جانا

اردو میں: ماضی (گذرا ہوا)

حَيۡثُ تُؤۡمَرُوۡنَ - جہاں تمہیں حکم دیا جاتا ہے

حَیْثُ : جہاں

اَمَرَ یَاْمُرُ ، اَمْرًا : حکم دینا

فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ۨالْمُرْسَلُوْنَ ۙ﴿۶۱﴾ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۶۲﴾ قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَ اَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَ
اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَ اتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَ لَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّ امْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۵﴾

پھر جب یہ فرستادے (فرشتے) لوطؑ کے ہاں پہنچے تو اُس نے کہا "آپ لوگ اجنبی معلوم ہوتے ہیں" اُنھوں نے جواب دیا "نہیں، بلکہ ہم وہی چیز لے کر آئے ہیں جس کے آنے میں یہ لوگ شک کر رہے تھے ہم تم سے سچ کہتے ہیں کہ ہم حق کے ساتھ تمہارے پاس آئے ہیں

لہٰذا اب تم کچھ رات رہے اپنے گھر والوں کو لے کر نکل جاؤ اور خود ان کے پیچھے پیچھے چلو تم میں سے کوئی پلٹ کر نہ دیکھے بس سیدھے چلے جاؤ جدھر جانے کا تمہیں حکم دیا جا رہا ہے

So when the envoys came to the household of Lot, he said: "Surely you are an unknown folk. They said: "Nay, we have brought to you that concerning which they have been in doubt. We truly tell you that we have brought to you the Truth. So set out with your family in a watch of the night, and keep yourself behind them, and no one of you may turn around, and keep going ahead as you have been commanded.

محمد اقبال

فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوۡطِ ۨ الۡمُرۡسَلُوۡنَۙ ﴿۶۱﴾ قَالَ اِنَّكُمۡ قَوۡمٌ مُّنۡكَرُوۡنَ ﴿۶۲﴾ قَالُوۡا بَلۡ جِئۡنٰكَ بِمَا كَانُوۡا فِيۡهِ يَمۡتَرُوۡنَ ﴿۶۳﴾ وَ اَتَيۡنٰكَ بِالۡحَـقِّ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوۡنَ ﴿۶۴﴾ فَاَسۡرِ بِاَهۡلِكَ بِقِطۡعٍ مِّنَ الَّيۡلِ وَاتَّبِعۡ اَدۡبَارَهُمۡ وَلَا يَلۡتَفِتۡ مِنۡكُمۡ اَحَدٌ وَّامۡضُوۡا حَيۡثُ تُؤۡمَرُوۡنَ ﴿۶۵﴾

فرشتے لوط علیہ السلام کے پاس

- قوم لوط کے عذاب پر مامور فرشتے، حضرت ابراہیم کو بشارت دے کر حضرت لوط کے پاس پہنچے، حضرت لوطؑ نے ان کو دیکھا تو ان کو ان مہمانوں کے بارے میں پریشانی لاحق ہو گئی، انھوں نے محسوس کیا کہ یہ لوگ اس علاقے کے تو ہیں نہیں تو آخر یہ کون لوگ ہیں، کہاں سے آئے ہیں اور کس غرض سے آئے ہیں؟، بالآخر اُنھوں نے فرمایا کہ آپ لوگ اجنبی معلوم ہوتے ہیں۔ براہ کرم آپ لوگ اپنا تعارف کرائیے۔
- فرشتوں نے کہا کہ آپ پریشان نہ ہوں، ہم در حقیقت انسان نہیں، فرشتے ہیں۔ اور ہم اس قوم پر وہ چیز لے کے آئے ہیں جس سے انھیں ہمیشہ انکار رہا۔ یعنی ہم ان کے پاس اللہ تعالیٰ کا عذاب لے کر آئے ہیں۔ آپ انھیں عذاب سے ڈراتے رہے ہیں اور انھوں نے ہمیشہ آپ کا تمسخر اڑایا اور اب کسی کو اس میں شبہ نہیں ہونا چاہیے کہ ہم وہی حق یعنی عذاب لے کے آئے ہیں۔ اور ہم اس لحاظ سے بالکل سچے ہیں۔ اب آپ کو ہماری ان ہدایات پر عمل کرنا چاہیے جو اس عذاب سے بچنے کے لیے ضروری ہیں (سورۃ ہود میں مذکور اس واقعے کے مطابق فرشتوں نے اپنا تعارف پہنچنے پر نہیں بلکہ جانے سے پہلے کرایا)
- یعنی رات کا کچھ حصہ رہنے کے بعد اپنے گھر والوں کو لے کر نکل جاؤ اور خود ان کے پیچھے پیچھے چلو۔ تم میں سے کوئی بات پلٹ کر نہ دیکھے، اس لیے نہیں کہ پلٹ کر دیکھتے ہی تم پتھر کے ہو جاؤ گے، جیسا کہ بائیبل میں بیان ہوا ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ پیچھے کی آوازیں اور شور و غل سن کر تماشا دیکھنے کے لیے نہ ٹھیر جانا۔ یہ نہ تماشا دیکھنے کا وقت ہے، اور نہ مجرم قوم کی ہلاکت پر آنسو بہانے کا۔ ایک لمحہ بھی اگر تم نے معذب قوم کے علاقے میں دم لے لیا تو بعید نہیں کہ تمہیں بھی اس ہلاکت کی بارش سے کچھ گزند پہنچ جائے۔ (سورۃ ھود کے مطابق فرشتوں نے اپنی پہچان اور یہ ہدایات اس وقت دیں جب اوباشوں نے آپؑ کے گھر پر ہلہ بول دیا تھا)

وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۶۷﴾ قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿۶۸﴾

وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ - اور ہم نے فیصلہ کیا اس کی طرف

قَضٰی یَقْضِی ، قَضَآءٌ : فیصلہ دینا

ذٰلِكَ الْاَمْرَ - اس بات کا

دَبَرَ یَدْبُرُ ، دُبُوْرًا : پشت پھیرنا

دَابِر : جڑ، بیخ، بنا، پچھاڑی، پیچھا

اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ - کہ ان لوگوں کی جڑ

هٰؤُلَاءِ = (هَاءِ + أُوْلَاءِ) : هَاءِ حرفِ تنبیہ، أُوْلَاءِ اسم اشارہ (جمع قریب کے لیے اسم اشارہ)

مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ - کاٹی جانے والی ہے صبح کرنے والے ہوتے ہوئے

مُّصْبِحِيْن : صبح کرنے والے

وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ - اور آئے شہر والے (لوط کے پاس)

يَسْتَبْشِرُوْنَ - خوشیاں مناتے ہوئے

اِسْتَبْشَرَ يَسْتَبْشِرُ ، اِسْتِبْشَارٌ : خوش ہونا (X)

قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ - لوطؑ نے کہا: بیشک ! یہ میرے مہمان ہیں

فَلَا تَفْضَحُوْنِ - پس مجھے بے آبرو نہ کرو

(ف ض ح)

فَضَحَ يَفْضَحُ ، فَضْحًا : بے عزت کرنا، ذلیل کرنا

فَاضِحَه : بے عزت کرنے والی (سورۃ توبہ کا ایک نام)

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ﴿٦٩﴾ قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٠﴾

وَاتَّقُوا اللّٰهَ - اور ڈرو اللہ سے

وَلَا تُخْزُوْنِ - اور مجھے رسوا نہ کرو۔

اَخْزٰى يُخْزِىْ ، اِخْزَآءٌ : رسوا کرنا (IV)

مُخْزِيَة: رسوا کرنے والی (سورۃ توبہ کا ایک نام)

قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ - انھوں نے کہا: کیا ہم نے تجھے منع نہیں کیا تھا

نَهٰى يَنْهٰى ، نَهْيًا: روکنا، منع کرنا

عَنِ الْعٰلَمِيْنَ - تمام جہان والوں (کی حمایت) سے

قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِىْٓ - لوطؑ نے کہا: یہ میری بیٹیاں ہیں

بَنٰت ، بِنْتٌ کی جمع

اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ - اگر تم لوگ ہو کام کرنے والے

لَعَمْرُكَ - قسم ہے تمہاری عمر کی (اے نبیؐ)

اِنَّهُمْ لَفِىْ سَكْرَتِهِمْ - بیشک وہ لوگ یقیناً اپنی مستی میں

سَكْرَة: مدہوشی

سَكر: نشے کی حالت

اردو میں: سُکر، مسکرات

يَعْمَهُوْنَ - اندھے ہو رہے تھے

عَمِهَ يَعْمَهُ ، عَمْهًا: سرگرداں پھرنا، اس میں دل کے اندھے پن کا مفہوم پایا جاتا ہے

وَ قَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ﴿٦٦﴾ وَ جَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِىْ فَلَا
تَفْضَحُوْنِ ﴿٦٨﴾ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لَا تُخْزُوْنِ ﴿٦٩﴾ قَالُوْٓا اَوَ لَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٠﴾ قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِىْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿٧١﴾ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ
لَفِىْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿٧٢﴾

اور اُسے ہم نے اپنا یہ فیصلہ پہنچا دیا کہ صبح ہوتے ہوتے اِن لوگوں کی جڑ کاٹ دی جائے گی
اتنے میں شہر کے لوگ خوشی کے مارے بے تاب ہو کر لوطؑ کے گھر چڑھ آئے
لوطؑ نے کہا "بھائیو، یہ میرے مہمان ہیں، میری فضیحت نہ کرو، اللہ سے ڈرو، مجھے رسوا نہ کرو"
وہ بولے "کیا ہم بارہا تمہیں منع نہیں کر چکے ہیں کہ دنیا بھر کے ٹھیکے دار نہ بنو؟ لوطؑ نے عاجز ہو
کر کہا "اگر تمہیں کچھ کرنا ہی ہے تو یہ میری بیٹیاں موجود ہیں!" تیری جان کی قسم اے نبیؐ، اُس
وقت اُن پر ایک نشہ سا چڑھا ہوا تھا جس میں وہ آپے سے باہر ہوئے جاتے تھے

And We communicated to him the decree that by the morning those people will be totally destroyed. In the meantime the people of the city came to Lot rejoicing. He said: "These are my guests, so do not disgrace me. Have fear of Allah, and do not humiliate me. Have fear of Allah, and do not humiliate me." They replied: "Did we not forbid you again and again to extend hospitality to all and sundry?" Lot exclaimed in exasperation: "If you are bent on doing something, then here are my daughters." By your life, (O Prophet), they went about blindly stumbling in their intoxication.

محمد اقبال

وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَاَنَّ دَابِرَهٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ﴿٦٦﴾ وَ جَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿٦٨﴾

قومِ لوط کے اوباش حضرت لوطؑ کے گھر پر

- اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط (علیہ السلام) کو پہلے سے ہی ان کی قوم پر عذاب نازل کرنے کے فیصلے سے آگاہ کردیا تھا کہ صبح ہونے تک اس بستی کی جڑ کاٹ دی جائے گی یعنی اسے نیست و نابود کردیا جائے گا اور یہاں کوئی ایک متنفس بھی نہیں بچے گا۔
- حضرت لوطؑ کے ہاں خوبصورت لڑکوں کو دیکھ کر بد قماش قسم کے لوگوں نے خوشی خوشی آپ کے گھر پر یلغار کردی اور آپؑ سے ان مہمان لڑکوں کو ان کے حوالے کرنے کا مطالبہ کیا کہ وہ ان کے ساتھ بدکاری کریں
- اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اس قوم کی بد اخلاقی کس حد کو پہنچ چکی تھی۔ بستی کے ایک شخص کے ہاں چند خوبصورت مہمانوں کا آجانا اس بات کے لیے کافی تھا کہ اس کے گھر پر اوباشوں کا ایک ہجوم امنڈ آئے اور علانیہ وہ اس سے مطالبہ کریں کہ اپنے مہمانوں کو بدکاری کے لیے ہمارے حوالے کردے۔ان کی پوری آبادی میں کوئی ایسا عنصر باقی نہ رہا تھا جو ان حرکات کے خلاف آواز اٹھاتا، اور نہ ان کی قوم میں کوئی اخلاقی حس باقی رہ گئی تھی جس کی وجہ سے لوگوں کو علی الاعلان یہ زیادتیاں کرتے ہوئے کوئی شرم محسوس ہوتی
- اس بستی (سدوم شہر) میں فرشتوں کا خوبصورت لڑکوں کی شکل میں آنا فحاشی میں ڈوبی ہوئی اس قوم کی جانچ کا آخری پرچہ تھا۔جس میں وہ بری طرح ناکام ہوئے اور اپنے عبرت انگیز انجام پر انہوں نے اس طرزِ عمل سے مہر تصدیق ثبت کردی

وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لَا تُخْزُوْنِ ﴿۶۹﴾ قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۷۱﴾ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۲﴾

- آپؑ نے نہایت موئثر انداز میں ان کو اپنی عزت و آبرو کا واسطہ دیا اور خوفِ خدا کا بھی حوالہ دیا کہ یہ لوگ میرے مہمان ہیں، ان کی عزت و آبرو کی حفاظت مجھ پر اخلاقاً فرض ہے۔ اگر ان پر تم نے کوئی دست درازی کی تو میں ان کی نگاہوں میں بالکل ذلیل ہو کر رہ جاؤں گا۔
- اگر قومِ لوط کے اندر اخلاق حس کی کوئی رمق بھی باقی ہوتی تو حضرت لوط علیہ السلام کی یہ اپیل ان کے لیے نہایت موثر ہوتی اس لیے کہ مہمانوں کی عزت برے سے برے لوگوں کے اندر بھی ایک اعلی صفت سمجھی گئی ہے لیکن جن کی اخلاقی حس بالکل مردہ ہو چکی ہو ان پر اس کا کیا اثر ہو سکتا ہے۔

(ہر قسم کے خطرے اور تجاوز سے مہمانوں کی حفاظت کرنا اور ان کی حرمت کا خیال رکھنا ایک ضروری اور لازمی امر ہے)

- اس کے جواب میں انھوں نے مزید دیدہ دلیری شروع کر دی۔ انھوں نے خود حضرت لوط (علیہ السلام) کو ڈانٹ پلانا شروع کر دی، اور خود آپ علیہ السلام ہی کو اصلی قصور وار ٹھہرایا۔ اور کہا کہ کیا ہم آپ کو منع نہیں کر چکے کہ ہر کسی کی طرف داری کرتے ہوئے ہمارے معاملے میں دخل اندازی نہ کرو۔ ہم جس کے ساتھ جو چاہیں کریں، تمہارا اس سے کیا لینا دینا؟
- حضرت لوطؑ نے اس قوم کی اخلاقی حس بیدار کرنے کی آخری تدبیر کی کہ شاید ان کے اندر فطرتِ سلیمہ کہ کو کوئی رمق باقی رہ گئی ہو اور فرمایا یہ میری (قوم کی) بیٹیاں ہیں تم ان سے نکاح کر لو لیکن خدارا میرے مہمانوں کے معاملے میں مجھے رسوا نہ کرو۔ (یہ حضرت لوط کی طرف سے کوئی پیشکش نہیں تھی بلکہ یہ اپنی قوم کے ضمیر کو جھنجھوڑنے کے لیے ان کی آخری تدبیر تھی) لیکن اتمامِ حجت کے لیے یہ آخری حربہ بھی اس بدمست قوم پر کارگر نہ ہوا۔

فَاَخَذَتۡهُمُ الصَّيۡحَةُ مُشۡرِقِيۡنَ ﴿۷۳﴾ فَجَعَلۡنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمۡطَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ حِجَارَةً مِّنۡ سِجِّيۡلٍ ﴿۷۴﴾ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلۡمُتَوَسِّمِيۡنَ ﴿۷۵﴾ وَاِنَّهَا لَبِسَبِيۡلٍ مُّقِيۡمٍ ﴿۷۶﴾

فَاَخَذَتۡهُمُ الصَّيۡحَةُ - پھر آ پکڑا انھیں ایک سخت دھماکے نے

اَخَذَ يَاْخُذُ ، اَخۡذًا : پکڑنا

الصَّيۡحَة : چیخ، چنگھاڑ، دھماکہ، خوفناک آواز

مُشۡرِقِيۡنَ - اشراق ہوتے ہوئے

أَشْرَقَ يُشْرِقُ ، إِشْرَاقًا : اجالا ہونا، صبح ہونا، سورج نکلنا (IV)

مُشْرِق : اسم فاعل

فَجَعَلۡنَا - پھر کر دیا ہم نے

عَالِيَهَا سَافِلَهَا - اس بستی کے اوپر کو اس کا نیچا

عَالِي : عُلُوًّ سے اسم فاعل (اوپر والا — بالائی)

سَافِل : سُفُوْلًا سے اسم فاعل (نیچے والا — زیریں)

وَاَمۡطَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ - اور برسائے ہم نے ان پر

اَمْطَرَ يُمْطِرُ ، اِمْطَارٌ : برسانا (بارش وغیرہ) (IV)

حِجَارَةً مِّنۡ سِجِّيۡلٍ - پتھر سخت مٹی کے

حِجَارَة : سخت مٹی (فارسی کے سنگِ گِل سے)

اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ - بیشک اس (واقعہ) میں بہت سی نشانیاں ہیں

لِّلۡمُتَوَسِّمِيۡنَ - اہل فراست کے لیے

(و س م) تَوَسَّمَ يَتَوَسَّمُ ، تَوَسُّمًا : علامات دیکھ کر شناخت کر لینا (V)

مُتَوَسِّم : وہ شخص جو نشانیوں اور علامتوں میں غور و فکر کرے

اردو میں : وسیم، وسمہ، موسم، موسوم

اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ؕ﴿۷۷﴾ وَ اِنۡ کَانَ اَصۡحٰبُ الۡاَیۡکَۃِ لَظٰلِمِیۡنَ ﴿۷۸﴾ۙ فَانۡتَقَمۡنَا مِنۡہُمۡ ۘ وَ اِنَّہُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِیۡنٍ ﴿؏۷۹﴾

وَ اِنَّهَا لَبِسَبِيۡلٍ مُّقِيۡمٍ - اور بیشک وہ (بستی) ایک شارع عام کے ساتھ ہے

سَبِیل: بڑا راستہ، کھلی شاہراہ

اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً - بیشک اس (واقعہ) میں بہت سی نشانیاں ہیں

لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ - اہل ایمان کے لیے

وَ اِنۡ کَانَ اَصۡحٰبُ الۡاَیۡکَۃِ - اور یقیناً تھے ایکہ والے

اَیْکَۃٌ: گھنا درخت

أَیِك: درختوں کا گھنا اور گنجان ہونا

اَصۡحٰبُ الۡاَیۡکَۃٌ: اصحابِ مدین (قومِ شعیبؑ)

لَظٰلِمِیۡنَ - سخت ظالم

لَ: لامِ تاکید

فَانۡتَقَمۡنَا مِنۡہُمۡ - سو انتقام لیا ہم نے ان سے بھی

اِنْتَقَمَ یَنْتَقِمُ، اِنْتِقَامٌ: انتقام لینا (VIII)

وَ اِنَّہُمَا - اور وہ دونوں (بستیاں)

اِمَام: پیشوا، رہنما، امام اس کو کہتے ہیں جس کا قصد کیا جائے۔ راستہ کا بھی قصد کیا جاتا اس لئے اس میں راستے کے معنی بھی

لَبِاِمَامٍ مُّبِیۡنٍ - واقع ہیں کھلے راستے کے ساتھ

لَ: لامِ تاکید

مُبِیْن: کھلا، واضح

فَاَخَذَتۡهُمُ الصَّيۡحَةُ مُشۡرِقِيۡنَۙ ﴿۷۳﴾ فَجَعَلۡنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ اَمۡطَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ حِجَارَةً مِّنۡ سِجِّيۡلٍؕ ﴿۷۴﴾ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلۡمُتَوَسِّمِيۡنَ ﴿۷۵﴾ وَ اِنَّهَا
لَبِسَبِيۡلٍ مُّقِيۡمٍ ﴿۷۶﴾ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَؕ ﴿۷۷﴾ وَ اِنۡ كَانَ اَصۡحٰبُ الۡاَيۡكَةِ لَظٰلِمِيۡنَۙ ﴿۷۸﴾ فَانۡتَقَمۡنَا مِنۡهُمۡ‌ۘ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۷۹﴾

آخرکار پو پھٹتے ہی اُن کو ایک زبردست دھماکے نے آلیا
اور ہم نے اُس بستی کو تل پٹ کر کے رکھ دیا اور ان پر پکی ہوئی مٹی کے پتھروں کی بارش برسادی
اِس واقعے میں بڑی نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیے جو صاحب فراست ہیں
اور وہ علاقہ (جہاں یہ واقعہ پیش آیا تھا) گزرگاہ عام پر واقع ہے
اُس میں سامان عبرت ہے اُن لوگوں کے لیے جو صاحب ایمان ہیں
اور ایکہ والے ظالم تھے، تو دیکھ لو کہ ہم نے بھی اُن سے انتقام لیا، اور اِن دونوں قوموں کے اجڑے ہوئے علاقے کھلے راستے پر واقع ہیں

Then the mighty Blast caught them at sunrise, and turned the land upside down, and rained down stones of baked clay. There are great Signs in this for those endowed with intelligence. The place (where this occurred) lies along a known route. Verily there is a Sign in this for the believers. And the people of Aykah were also wrong-doers. So We chastised them. The desolate locations of both communities lie on a well-known highway.

فَاَخَذَتۡهُمُ الصَّيۡحَةُ مُشۡرِقِيۡنَ ۙ﴿۷۳﴾ فَجَعَلۡنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ اَمۡطَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ حِجَارَةً مِّنۡ سِجِّيۡلٍ ﴿ؕ۷۴﴾

جنسی طور پر منحرف قوم کا انجامِ بد

- قوم لوط (علیہ السلام) نے جب ہر طرح کی نصیحت سے منہ پھیرا اور جنسی انحراف جاری رکھنے پر اصرار کیا تو عذاب کے فیصلے کو اپنے اوپر جسپاں کر دیا، صبح ہوتے ہی قوم لوط کو ایک وحشتناک آواز اور خوفناک چیخ نے آلیا
- اس قوم پر عذاب کا جو ذکر قرآن میں آیا ہے اس کے مجموعی مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ قومِ لوط پر کئی عذاب بیک وقت آئے
- اس شدید دھماکے کی آواز کے ساتھ ، بادِ تند، اور رعد و برق بھی شامل تھے۔ عذاب کے وقت زمین کے اندر کوئی زور دار دھماکہ ہوا جس کے نتیجے میں زبردست زلزلہ آیا اور آتش فشانی کا عمل شروع ہو گیا۔ زلزلے نے بستیوں کو تلپٹ کر دیا اور آتش فشانی کے عمل سے ان پر پتھروں کی شدید بارش ہوئی جس میں وہ دفن ہو کر رہ گئے ـ لیکن عذاب کی یہ صورت محض اتفاق یا عموم نہیں تھا بلکہ اللہ نے اسے اپنے طرف نسبت دی ہے اور اس نے ہر پتھر کو نامزد کیا تھا کہ اسے تباہ کاری کا کیا کام کرنا ہے اور کس مجرم پر پڑنا ہے؟
- قرآن کریم نے دوسرے مقام پر اس عذاب کو "حَاصِب" کہا ہے یعنی پتھر برسانے والی آندھی
- کہا جاتا ہے بحیرہ لوط اس ہمہ گیر حادثے کے بعد نمودار ہوا، اس وقت جب سدوم کی پوری کی پوری آبادی زمین میں دھنس گئی، اور اس جگہ اس قدر بڑا گڑھا نمودار ہوا کہ وہاں پانی جمع ہو کر بحیرہ بن گیا (جو روئے زمین کا سب سے زیریں مقام ہے)

اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّلۡمُتَوَسِّمِیۡنَ ﴿۷۵﴾ وَ اِنَّہَا لَبِسَبِیۡلٍ مُّقِیۡمٍ ﴿۷۶﴾ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿ؕ۷۷﴾ وَ اِنۡ کَانَ اَصۡحٰبُ الۡاَیۡکَۃِ لَظٰلِمِیۡنَ ﴿ۙ۷۸﴾ فَانۡتَقَمۡنَا مِنۡہُمۡ ۘ وَ اِنَّہُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِیۡنٍ ﴿ؕ۷۹﴾

درسِ عبرت

- ان تباہ شدہ بستیوں میں بصیرت حاصل کرنے والوں کے لیے عبرت کا بہت سامان ہے
- لیکن اگر معذب اقوام کے مساکن تفریح کے مقصد سے دیکھیں یا ان کھنڈرات میں ان کا کلچر تلاش کریں اور ان وجوہات پر غور نہ کریں کہ اللہ نے ان بستیوں کو کیوں ہلاک کیا؟ تو انسان ایمان کی روشنی سے محروم ہی رہتا ہے

اجڑا سا وہ نگر کہ ہڑپہ ہے جس کا نام   اس قریۂ شکستہ و شہر خراب سے
عبرت کی اک چھٹانک برآمد نہ ہو سکی   کلچر نکل پڑا ہے منوں کے حساب سے

- قریش مکہ کو خطاب ، اے قریش کے لوگو ! اگر آج بھی تم ان اقوام کی تاریخ سے عبرت حاصل کرنا چاہو تو ان کی اجڑی ہوئی بستیاں شاہراہ عام پر ہیں جہاں سے تمہارے قافلہ ہائے تجارت گزرتے ہیں۔ ان کھنڈرات کے ایک ایک ذرے میں نشانیاں پنہاں ہیں لیکن اس شخص کے لیے جو ایمان لانا چاہتا ہو۔
- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم " اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ " ، ثُمَّ قَرَأَ : (إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ) التِّرْمِذِي. حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا " مومن کی فراست سے ڈرا کرو۔ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے" پھر حضور ﷺ نے یہی آیت پڑھی، إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ ۔

وَ اِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَیْكَةِ لَظٰلِمِیْنَ ﴿۷۸﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۘ وَ اِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِیْنٍ ﴿۷۹﴾

- حجاز سے شام اور عراق سے مصر جاتے ہوئے یہ تباہ شدہ علاقہ راستہ میں پڑتا ہے اور عموماً قافلوں کے لوگ تباہی کے ان آثار کو دیکھتے ہیں جو اس پورے علاقے میں نمایاں تھے
- قوم لوط کی یہ بستیاں اس شاہراہ عام پر واقع تھیں جو یمن (بحیرہ عرب) اور شام (بحیرہ روم) کے ساحلوں کو آپس میں ملاتی تھی۔ مشرقی ممالک (ہندوستان، چین، جاوا، ملایا وغیرہ) سے یورپ جانے کے لیے جو سامان آتا تھا وہ یمن کے ساحل پر اتارا جاتا تھا اور پھر اس راستے سے تجارتی قافلے اسے شام اور فلسطین کے ساحل پر پہنچا دیتے تھے۔ اسی طرح یورپ سے مشرقی ممالک کے لیے آنے والا سامان شام کے ساحل پر اترتا تھا اور یہی قافلے اسے یمن کے ساحل پر پہنچانے کا ذریعہ بنتے تھے۔ اس وقت نہر سویز بھی نہیں بنی تھی اور "راس امید" والا راستہ (Around the Cape of Good Hope) بھی دریافت نہیں ہوا تھا، جو واسکو ڈے گاما نے ۱۴۹۸ء میں تلاش کیا۔ چنانچہ یہ شاہراہ اس زمانے میں مشرق اور مغرب کے درمیان تجارتی رابطے کا واحد ذریعہ تھی۔
- اللہ تعالیٰ کی پھیلی ہوئی نشانیاں (آیاتِ الٰہی) اور تاریخی واقعات کی صحیح شناخت اور ان سے بہرہ مند ہونا، ایمان اور حق کو قبول کرنے کا پیش خیمہ ہیں۔
- ہوشیاری، فراست اور دقت نظر، سچے مومنین کی صفات میں سے ہیں۔
- قرآن میں تاریخی واقعات اور قصص کو نقل کرنے کا مقصد و فلسفہ، اللہ تعالیٰ کی معرفت (توحید) حاصل کرنا ہے
- درسِ نصیحت اور معرفتِ الٰہی کی خاطر، سابقہ لوگوں اور امتوں کے تمدن (آثار قدیمہ) کی حفاظت ایک ضروری اور شائستہ فعل ہے۔

یمن سے شام تک کی تجارتی شاہراہ

رکوع ۴ (آیات ۶۱ تا ۸۴)

جزا و سزا کے تاریخی دلائل

- قومِ لوط، اصحاب الایکہ (قومِ شعیب)، اور اصحاب الحجر (قومِ ثمود) کی ہلاکت کا ذکر
- قومِ لوط کی ہم جنس پرستی، حضرت لوط علیہ السلام کی دعوت ایمان و اصلاح کی تکذیب، فرشتوں کی آمد، قومِ لوط پر اللہ تعالیٰ کا شدید عذابِ استیصال، قوم کی تباہی و بربادی
- تباہ شدہ معذب اقوام کے برباد مساکن اور کھنڈرات سے درسِ عبرت کی نصیحت

اضافی مواد

Reference Material

قرآن میں قصۂ قوم لوط - مباحث

- قومِ لوط اور حضرت لوط علیہ السلام
- ان کا علاقہ اور زمانہ
- قومِ لوط کے حالات
- قوم لوط کا کردار
- قوم لوط کا دردناک انجام
- قوم لوط پر آنے والے عذاب
- مرد اور عورت کا ازدوجی تعلق ــ انسانی تمدن کا بنیاد
- اسلام اور ہم جنس پرستی
- اسلام میں ہم جنس پرستی ایک انتہائی مذموم اور قبیح فعل کیوں ؟
- نئ قوم لوط (ہم جنس پرستی کی عالمی تحریک)
- ہم جنس پرستی کی عالمی تحریک کی پشت پناہی
- ہم جنس پرستی کی عالمی تحریک کا مسلمان ممالک میں نفوذ
- پاکستان کا ٹرانسجنڈر پروٹیکشن ایکٹ (Transgender Protection Act)

حضرت لوط علیہ السلام اور قوم لوط

- حضرت لوط علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے عظیم پیغمبر تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہم عصر تھے اور آپ سے قریبی رشتہ داری تھی، روایات میں لوط علیہ اسلام کو ابراہیم علیہ السلام کا خالہ زاد، چچازاد اور بھتیجا کہا گیا ہے (اس میں زیادہ راجح قول یہ ہے آپ ابراہیم علیہ السلام کے چچازاد بھائی تھے)، آپ کی پرورش بھی ابراہیم علیہ السلام نے کی
- ابراہیم علیہ السلام کی قوم میں سے صرف حضرت لوط علیہ السلام ان پر ایمان لائے تھے۔ انہوں نے ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ عراق سے ہجرت کی اور کچھ عرصے تک شام، فلسطین اور مصر میں حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ دعوت و تبلیغ کا فریضہ سر انجام دیتے رہے، پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں پیغمبری کے منصب پر سرفراز فرمایا ، وَلُوطًا آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا (الأنبياء:74)
- آپ حضرت ابراہیمؑ کے حکم پر مصر چھوڑ کر اردن کے علاقے سدوم میں قیام پذیر ہوئے اور دین حق کی تبلیغ میں مصروف ہو گئے، یہ علاقہ شرق اردن (Trans Jordan) اور فلسطین کے درمیان بحر مردار کے کنارے اور اس جنوبی حصے میں واقع تھا
- حضرت لوط علیہ السلام کا ذکر قرآنِ کریم میں ستائیس (27) مرتبہ آیا ہے، آپ نے ان شہروں میں تقریباً ۳۵۰۰ سال قبل (۲۱۰۰ قبل مسیح) میں تبلیغ کی
- حضرت لوط علیہ السلام نے بھی قوم کو وہی دعوت دی جو دیگر تمام انبیاءِ علیہ السلام دیتے چلے آئے ہیں لیکن قرآنِ مجید نے یہاں اس بنیادی دعوت کا ذکر نہیں کیا اور اس ایک عظیم برائی کو معاشرے سے ختم کرنے کی دعوت کا ذکر کیا جس کے ہوتے ہوئے فطرت، عقل اور اخلاق و ایمان کی کوئی کونپل پھوٹ نہیں سکتی

حضرت لوط علیہ السلام اور قوم لوط

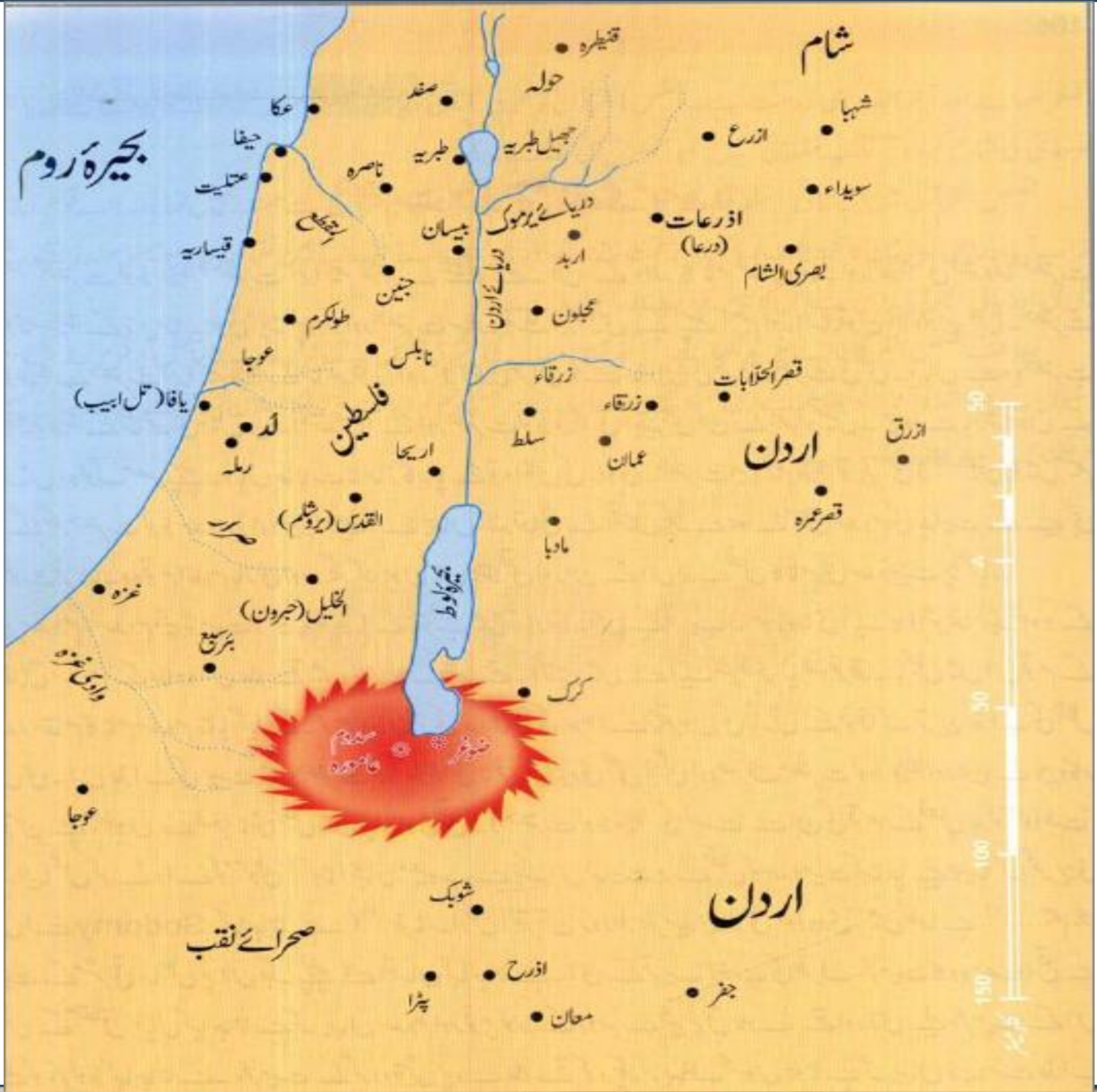

حضرت لوط علیہ السلام اور قوم لوط

- سدوم (Sodom)کے آس پاس پانچ نہایت خوشحال شہر آباد تھے، جن میں عمورہ(Gomorrah)، ادمہ (Admah)، صبوبیم(Zeboim) اور ضُغر (Bela or Zoar) تھے، ان کے مجموعہ کو قرآن کریم نے موتفکہ اور موتفکات (یعنی الٹی ہوئی بستیاں) کے الفاظ سے بیان فرمایا ہے۔ سدوم ان شہروں کا دارالحکومت اور مرکز سمجھا جاتا تھا۔
- سدوم اور عمورہ کے شہر بحیرہ مردار (Dead Sea)کے کنارے اس زمانے کے دو بڑے اہم تجارتی مراکز تھے۔ اس زمانے میں جو تجارتی قافلے ایران اور عراق کے راستے مشرق سے مغرب کی طرف جاتے تھے وہ فلسطین اور مصر کو جاتے ہوئے سدوم اور عامورہ کے شہروں سے ہو کر گزرتے تھے۔
- یہاں پانی کی فراوانی اور زمین زرخیز تھی، کھیتی باڑی خوب ہوتی تھی، ہر قسم کے پھل، سبزیوں اور باغات کی کثرت تھی، یہاں کے باشندے خوشحال تھے اور زندگی کی ہر آسائش انہیں میسر تھی قرب و جوار کی بستیوں کے باسی بھی اپنی معاشی و غذائی ضروریات کے لیے ان بستیوں کارُخ کیا کرتے جس کو ان شہروں کے باسی پسند نہیں کرتے تھے اور ان پر دست درازی کرتے
- اس خوشحالی اور دولت کی فراوانی کی بدولت انہوں نے اس ذات کو بھلا دیا تھا جس نے یہ نعمتیں عطا فرمائی تھیں، تکبر سے ان کی گردنیں اکڑ گئی تھیں، تمام مخلوق کے لئے پیدا کئے گئے وسائل کو وہ اپنی ملکیت سمجھتے تھے اور اس پر اپنا حق جتاتے تھے ، دوسرے علاقوں کے لوگ جب سدوم اور عمورہ آتے تو ان کو ناپسندیدہ افراد قرار دے کر انہیں ایذا دیتے تھے ان کا مال واسباب لوٹ لیتے تھے، اللہ کے عطا کردہ وسائل کو اپنی محنت اور زور بازو کا نتیجہ سمجھتے تھے۔

قوم لوط کے جرائم

- حضرت لوط علیہ السلام کی قوم ایک انتہائی قبیح اور مذموم فعل یعنی وہ "ہم جنس پرستی" (Homosexuality) کی لعنت میں مبتلا تھی، یعنی یہ قوم عورتوں کے ساتھ جائز ازدواجی تعلقات قائم کرنے کے بجائے مردوں کے ساتھ جنسی تسکین حاصل کرتی تھی، یہ خرابی ان سے پہلے کسی میں نہیں پائی جاتی تھی۔ یہ قرآن مجید میں انکا سب سے بڑا جرم بتایا گیا ہے
- اسلام کے علاوہ، یہودیت اور عیسائیت میں بھی اس کو شدید ناپسند کیا گیا ہے اور ایک شنیع فعل قرار دیا گیا ہے
- قومِ لوط کا معاملہ بہت عجیب و غریب تھا، یہ قوم مجموعی طور پر نہ صرف ایک شرمناک فعل میں مبتلا تھی بلکہ اس گھناؤنے فعل کا کھلم کھلا ارتکاب کرتے۔ اس میں شرمانے کی بجائے اس پر فخر کرتے جس کی انسانی تاریخ میں اس سے پہلے اور اس کے بعد کی کوئی مثال نہیں ملتی (اب بیسویں صدی کے آخری ربع سے آگے پھر مغرب قومِ عمل لوط کا علمبردار بنا ہے اور اس کو باقاعدہ قانونی تحفظ دیا ہے اور یہ (LGBT) تحریک مغرب اپنے زیرِ اثر پوری دنیا میں پوری تندہی سے پھیلا رہا ہے
- قومِ لوط، ہم جنس پرستی جیسے قبیح فعل کے علاوہ دو مزید قبیح حرکتوں میں مبتلا تھی

(1) مسافروں کا راستہ روکنا، انہیں تنگ کرنا اور لُوٹنا - اپنی روزمرہ کی زندگی میں یہ لوگ سخت ظالم، دھوکے باز اور بد معاملہ تھے۔ کوئی مسافر اُن کے علاقے سے بخیریت نہ گزر سکتا تھا۔ کوئی غریب ان کی بستیوں سے روٹی کا ایک ٹکڑا نہ پا سکتا تھا

(2) اپنی مجالس میں سرِعام فحش گفتگو کرتے، آپس میں رکیک جملوں، فحش کلامی اور پھبتیوں کا تبادلہ کرتے اور لوگوں کے سامنے اپنی شرم گاہوں کو ننگا کرتے تھے

قومِ لوط پر عذاب الٰہی

- جب قومِ لوط پر حضرت لوط علیہ السلام کی دعوت و تبلیغ اور ان کی منت و سماجت کا کوئی اثر نہ ہوا اور وہ اس قبیح فعل میں ملوث رہنے پر مصر رہی تو لوط علیہ السلام نے دعا کی : اے میرے ربّ ! مجھے اس ظالم قوم سے محفوظ رکھ اور ان مفسدوں کے مقابلہ میں میری مدد کر اور فتح عنایت فرما۔ تو اللہ نے دعا قبول فرمائی اور ملائکہ کو ان بدکاروں کی ہلاکت کے لیے بھیج دیا

- فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ مَّنضُودٍ (٨٢) مُّسَوَّمَةً عِندَ رَبِّكَ ۖ وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ (٨٣-الحجر) - پھر جب ہمارے فیصلہ کا وقت آپہنچا تو ہم نے اس بستی کو تلپٹ کر دیا اور اس پر پکی ہوئی مٹی کے پتھر تابڑ توڑ برسائے جن میں ہر پتھر تیرے ربّ کے ہاں نشان زدہ تھا۔

- وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَّطَرًا ۖ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ (الأعراف-٨٤) اور اس قوم پر برسائی ایک بارش، پھر دیکھو کہ اُن مجرموں کا کیا انجام ہوا

- قرآن کریم میں وارد الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان پر ایک سے زیادہ قسم کے عذاب بیک وقت آئے۔ عذاب کے وقت زمین کے اندر کوئی زور دار دھماکہ ہوا جس کے نتیجے میں زبردست زلزلہ آیا اور آتش فشانی کا عمل شروع ہو گیا۔ زلزلے نے بستیوں کو تلپٹ کر دیا اور آتش فشانی کے عمل سے ان پر پتھروں کی شدید بارش ہوئی جس میں وہ دفن ہو کر رہ گئے ۔ لیکن عذاب کی یہ صورت محض اتفاق یا عموم نہیں تھا بلکہ اللہ نے اسے اپنے طرف نسبت دی ہے اور اس نے ہر پتھر کو نامزد کیا تھا کہ اسے تباہ کاری کا کیا کام کرنا ہے اور کس مجرم پر پڑنا ہے؟

- قرآن کریم نے دوسرے مقام پر اس عذاب کو "حَاصِب" کہا ہے یعنی پتھر برسانے والی آندھی ۔ جس نے اس قوم کو اس طرح تباہ کیا کہ وہاں خاک سیاہ کے سوا کچھ نہ بچا

قصۂ قوم لوط کے رموز واسباق

- انسانوں کے آداب معاشرت میں ہے کہ جب ایک دوسرے کے پاس جاتے ہیں تو سلام عرض کرتے ہیں (خوشخبری لانے والے فرشتے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو پہلے سلام عرض کیا)
- سلام کا جواب، سلام سے بہتر انداز میں دینا انبیاء علیہ السلام کی سنت ہے (آپ ﷺ نے بھی اس کی تعلیم دی ہے)
- مہمانوں کے لیے غذا کا مہیّا کرنا، معاشرت کے آداب اور اچھے خصائص میں سے ہے (جیسا براہیمؑ نے کیا، اس امت کو بھی آنحضرت ﷺ نے حکم دیا ہے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ ان کی ضروریات کا خیال کرے اور ان کے آرام کو آسائش کا اہتمام کرے۔)
- مہمانوں سے کھانے کے لانے اور اس کی نوعیت کے بارے میں سوال نہ کرنا اور اس کو مہیّا کرنے اور لانے میں دیر نہ کرنا، مہمان نوازی کے آداب میں سے ہے۔
- حضرت ابراہیم (علیہ السلام) اور ان کے اہل خانہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عظیم مقام و منزلت رکھتے تھے۔
- اللہ تعالیٰ کے ہاں انسانوں کی اپنی استعداد و صلاحیت، اس کی نعمتوں کے حصول کا پیش خیمہ ہے۔
- جب انسان پریشانی اور وسوسہ کی حالت میں ہو تو فیصلہ جات اور عملی اقدام کرنے سے پرہیز کرے (جب حضرت ابراہیمؑ کے دل سے خوف وہراس دور ہوگیا تو انھوں نے فرشتوں سے قوم لوط کے عذاب کے بارے میں بحث وجدال شروع کی)
- حضرت ابراہیم (علیہ السلام) لوگوں کو مشکلات میں دیکھ کر متاثر ہونے والے اور ان کی دلسوزی کرنے والے تھے
- حضرت ابراہیم (علیہ السلام)، ہمیشہ خدا سے لگاؤ رکھتے اور اپنی حاجات کو اس سے طلب کرتے تھے

قصۂ قوم لوط کے رموز واسباق

- حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم لوط کے بارے میں شفاعت (کہ ان سے عذاب ٹل جائے) اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول نہ ہوئی
- کائنات میں اللہ تعالیٰ کا حکم حتمی ہے۔اس میں کوئی تخفیف یا کمی واقع نہیں ہوتی
- پیغمبروں کی شفاعت ودرخواست کا خدا کی بارگاہ میں قبول نہ ہونا بھی ممکن ہے۔
- مہمانوں کی حفاظت کی ذمہ داری میزبان پر آتی ہے (حضرت لوط علیہ السلام نے اپنے آپکو مہمانوں کی حفاظت کا ذمہ دار سمجھا)
- قومِ لوط فسادی لوگ تھے، ہم جنس پرستی (اغلام بازی) میں ملوث تھے،اس علاوہ دوسرے بہت سے گناہوں سے آلودہ تھے۔
- شہوت جنسی کو مٹانے کے لیے پلیدگی سے پاک اور تنہا صحیح طریقہ، جنس مخالف سے ازدواج کرنا ہے (اللہ تعالیٰ نے تمام شریعتوں میں انسانوں کے لیے یہ ضابطہ مقرر فرمایا)
- لواط اور ہم جنسی بازی کا عمل، جنسی شہوت کو مٹانے کے لیے ناپاک اور بیہودہ طریقہ ہے۔
- نکاح، معاشرے میں جنسی فسادات سے بچنے اور رکنے کا ایک موثر طریقہ ہے۔
- لوط (علیہ السلام) کا اپنی قوم سے مہربانی سے پیش آنا، اس وقت بھی جب ان کی طرف سے وہ بہت سختی اور اذیت میں تھے
- قوم لوط (علیہ السلام) میں ایک شخص بھی سمجھدار اور خوف خدا رکھنے والا اور غیرت مند نہیں تھا — یہ مقام کسی قوم کے بارے میں یہ آگاہی دیتا ہے کہ یہ قوم اب خیر سے بالکل خالی ہو چکی ہے اور اس کی فصل اب پک چکی ہے
- مہمانوں کی حفاظت کرنا اور حملہ آوروں سے ان کو بچانا ضروری ہے

قصۂ قوم لوط کے رموز واسباق

- ظلم اور ظالموں کے خلاف مقابلہ کرنے کی قدرت رکھنے کی آرزو کرنا، ایک مناسب اور پسندیدہ عمل ہے (حضرت لوط علیہ السلام کی یہ آرزو کہ ایک مطمئن پناہ گاہ ہو جس میں اپنے مہمانوں کو پناہ دیتے اور ان ظالموں کے تجاوز سے انہیں بچاتے)
- حضرت لوط (علیہ السلام) کی زوجہ ان پر ایمان نہیں لائی اور قوم لوط کے گناہ میں برابر کی شریک تھی اور قوم کے ساتھ ہلاک ہونے والوں میں شامل ہو گئی
- انبیاء کرام سے رشتہ داری، عذاب الٰہی سے نجات دینے میں موثر نہیں ہے (اس سے پہلے قصۂ نوح علیہ السلام کا سبق بھی)
- ادیان الٰہی کی تعلیمات میں عورت ایک مستقل فکر و عقیدہ کی مالک اور اپنے اعمال کی خود ہی جواب دہ ہے
- قوم لوط (علیہ السلام) کے علاقہ کو تہہ و بالا کرنا اور ان پر پتھروں کی بارش کرنا یہ امر الٰہی سے بھیجا ہوا عذاب تھا، اتفاق نہیں
- ظالم قوم لوط پر جو پتھر برسائے گئے ان پر ایک مخصوص نشانی تھی جس سے صرف اللہ تعالیٰ ہی آگاہ تھا
- اللہ تعالیٰ نے دیار قوم لوط کی تباہی اور ان کے عذاب کے لیے فرشتوں کو بھیجا۔ لیکن اس کام اور نزول عذاب کی نسبت اپنی طرف دی (فرشتے نزول عذاب کے لیے وسیلہ تھے اس کا فاعلِ حقیقی اللہ تعالیٰ کی ذات)
- اللہ تعالیٰ، انسانوں کو گزرے ہوئے لوگوں کے واقعات اور ظالموں کے برے انجام سے عبرت حاصل کرنے کی دعوت دیتا ہے

اسلام اور ہم جنس پرستی

- قطع نظر مذہب و ملت کے، انسانیت اور فطرت سلیمہ اخلاق واقدار کی حامی و پاسبان ہوا کرتی ہیں۔ فطرت سلیمہ کبھی برائی، بے حیائی، فحش و منکرات کو نہ قبول کرتی ہے اور نہ ہی پسند کرتی ہے
- دین اسلام نہایت اعلی و پاکیزہ مذہب ہے، جو مکارم اخلاق، اعلی صفات اور عمدہ کردار کی تعلیم دیتا ہے اور افراد واشخاص کی جسمانی، روحانی، قلبی اور فکری طہارت و صفائی کے ذریعہ ایک صالح اور باحیاء معاشرہ تشکیل دیتا ہے۔ عفت و حیاء کو جزو ایمان قرار دیتا ہے اور کسی صورت میں بے حیائی، بے راہ روی اور فحش و منکرات کو برداشت نہیں کرتا، بلکہ اس کے مرتکبین کو سخت سے سخت سزا تجویز کرتا ہے، تاکہ یہ نسل انسانی پاکیزہ زندگی گزارے
- تمام آسمانی مذاہب نے جن میں اسلام، عیسائیت اور یہودیت شامل ہیں، ہم جنس پرستی کی شدید مخالفت کی ہے اور اسے ایک ایسا گناہ قرار دیا ہے جو قدرت کے فطری نظام اور اصولوں کے خلاف ہے
- اسلامی معاشرے کو ایسی گندی، خبیث، گھناؤنی عادات سے بچانے کے لئے اللہ نے اس جرم کے مرتکب کے لئے سخت سزا تجویز فرمائی ہے (جس کا ذکر قرآنِ مجید میں متعدد مقامات پر)
- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کو قوم لوط جیسا عمل کرتے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کردو۔(مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ

– وصححه الألباني في صحيح الترمذي)

اسلام میں ہم جنس پرستی ایک انتہائی مذموم اور قبیح فعل کیوں ؟

- دین اسلام نہایت اعلی و پاکیزہ طرزِ حیات ہے، جو مکارم اخلاق، اعلی صفات اور عمدہ کردار کی تعلیم دیتا ہے اور افراد و اشخاص کی جسمانی، روحانی، قلبی اور فکری طہارت و صفائی کے ذریعہ ایک صالح اور باحیاء معاشرہ تشکیل دیتا ہے۔ عفت و حیاء کو جزو ایمان قرار دیتا ہے اور کسی صورت میں بے حیائی، بے راہ روی اور فحش و منکرات کو برداشت نہیں کرتا
- جو چیزیں انسان کی شخصیت یا سماجی زندگی کے لئے فائدہ مند ہوں انھیں لازم اور ضروری قرار دیتا ہے اور جن چیزوں سے انسان کو اپنی نجی زندگی یا معاشرتی زندگی میں نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو، اسلام ان چیزوں کی حوصلہ شکنی کرتا ہے اور ان سے روکتا ہے
- انسانی نسل کی افزائش اور انسانوں کے باہمی تعلقات کا انحصار مرد اور عورت کے باہمی تعلق پر ہے۔ جس معاشرے میں یہ تعلق جتنا مضبوط ہوگا وہ معاشرہ انتہائی پر امن اور خیر و برکت کا حامل ہوگا اور جس مذہب و معاشرے میں اس تعلق سے ضوابط نہیں ہوں گے اس معاشرے کی مثال اس جنگل کی سی ہوگی جہاں جانور بغیر قاعدہ کلیہ کے جنسی اختلاط کرتے ہیں
- ہم جنس پرستی کو قرآن میں الفاحشہ قرار دیا ہے یعنی ایک ایسی جانی پہچانی بے حیائی، کہ جس میں ذرہ برابر بھی شرم و حیا موجود ہے وہ اس سے کراہت محسوس کیے بغیر نہ رہ سکے گا، اللہ تعالیٰ نے اس قبیح فعل میں ملوث ایک قوم کو اس جرم کی پاداش میں ایک شدید عذاب سے دوچار کیا جس میں ان شہروں میں بسنے والا کوئی شخص زندہ نہ بچا (سوائے ایمان والوں کے)
- ہم جنس سے آمیزش، چاہے مردوں میں ہو یا عورتوں میں، اسلام میں بہت بڑے گناہوں میں سے شمار کی گئی ہے اور دونوں کے لئے سزا کا حکم ہے۔ان کے اس فعل کی بدولت اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک مجرم قوم کہا (قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ – (فرشتوں نے) کہا بیشک ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں

اسلام میں ہم جنس پرستی ایک انتہائی مذموم اور قبیح فعل کیوں؟

- اصولی طور پر ہر قسم کا جنسی انحراف انسانی وجود کے تمام ڈھانچے پر اثر انداز ہوتا ہے اور اس کا اعتدال درہم برہم کر دیتا ہے۔
- انسان فطری اور طبعی طور پر اپنے صفِ مخالف کے لیے میلان رکھتا اور یہ میلان انسانی فطرت میں بہت مضبوط گہری جڑیں رکھتا ہے اور انسانی نسل کی بقا کا ضامن ہے، ہر وہ کام جو طبعی میلان سے انحراف کی راہ پر ہو انسان میں ایک قسم کی بیماری اور نفسیاتی انحراف پیدا کرتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ نے تمام ذی حیات انواع میں نر و مادہ کا فرق محض تناسل اور بقائے نوع کے لیے رکھا ہے اور اور نوع انسانی کے اندر اس کی مزید غرض یہ بھی ہے کہ دونوں صنفوں کے افراد مل کر ایک خاندان وجود میں لائیں اور اس سے تمدن کی بنیاد پڑے، ہم جنس پرستی سے اس تمدن کی جڑ کٹ جاتی ہے
- ہم جنس پرستی میں بے شمار اخلاقی، نفسیاتی اور اجتماعی مفاسد موجود ہیں
- ہم جنس پرستی کی بدکاری دین، اخلاق اور مروت کو ختم کر دیتی ہے۔ فطرت کو بگاڑ دیتی ہے۔ دل اور چہرے کو سیاہ کر دیتی ہے
- ہم جنس پرستی غیر فطری عمل ہے (دنیا کے ہر مذہب اور ضابطۂ اخلاق نے اسے غیر فطری ہی قرار دیا ہے)
- ہم جنس پرستی سخت حرام اور گناہِ کبیرہ ہے (اس قبیح فعل میں ملوث افراد کو سخت ترین سزا دینے کا حکم ہے)۔ اس قبیح فعل میں ملوث دونوں افراد کو قتل کرنے کا حکم ....)

اسلام میں ہم جنس پرستی ایک انتہائی مذموم اور قبیح فعل کیوں؟

- ہم جنس پرستی اسلام کے خاندانی نظام جو معاشرے کی شیرازہ بندی میں اہم کردار ادا کرتا ہے، اس پر ایک وار ہے
- خاندان معاشرے کا سب سے اہم اور بنیادی عنصر ہے جو مرد اور عورت کے درمیان رشتۂ ازدواج سے وجود میں آتا ہے۔ معاشرے کی ترقی اور نشوونما کا انحصار جہاں خاندان پر ہے، وہاں معاشرے کی تنزلی و انتشار کا انحصار بھی اسی خاندان پر ہے، قرآنِ مجید میں ایک تہائی سے زائد احکام، عائلی نظام کو مضبوط کرنے کے لیے آئے ہیں۔
- اسلام نے خاندان اور نسب کی حفاظت کے لیے نکاح کو رواج دیا تاکہ زنا کا سدباب ہو سکے۔ نکاح کرنے کے لیے محرم عورتوں کے علاوہ کسی بھی خاتون کا انتخاب کیا جا سکتا ہے
- مسلمانوں کا مضبوط خاندانی اور سماجی نظام ایک اہم ہدف ہے ہم جنس پرستی کا، جسے مغرب مسلمان معاشروں میں پیسہ، مادی وسائل، سیاسی اور ثقافتی اثرورسوخ استعمال کر کے پروان چڑھا رہا ہے
- ہم جنس پرستی کی حرام کاری کو قانوناً جائز قرار دینے والے ملکوں میں اخلاق اور خاندانی نظام تباہ ہو کر رہ گیا ہے، وہاں پر لوگوں میں شرم و حیا نام کی چیز باقی نہیں رہی اور لوگ سرِعام اس حرام کاری میں مصروف ہو گئے ہیں اور ان میں خاندانی نظام تقریبا ختم ہو کر رہ گیا ہے مردوں کی مردوں اور عورتوں کی عورتوں سے باہم لذت آشنائی کے باعث ان ملکوں میں نسل انسانی تیزی سے کم ہو رہی ہے اور آبادی کی شرح خطرناک حد تک کم ہو چکی ہے
- ہم جنس پرستی کے ان گنت انفرادی، اجتماعی، سماجی اور معاشرتی مفاسد کو دیکھتے ہوئے یہ اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں کہ اسلام نے کیوں اس گھناؤنے اور قبیح فعل کو حرام قرار دیا ہے

پاکستان کاٹرانسجنڈرپروٹیکشن ایکٹ(Transgender Protection Act)

- پاکستان کاٹرانسجنڈرپروٹیکشن ایکٹ(Transgender Protection Act) -اس قانون کو پارلیمنٹ میں لانے اوراسے پاس کروانے والوں کے مطابق یہ قوانین خواجہ سراؤں کے حقوق کے تحفظ کیلئے بنایا گیاہے جب کہ حقیقت یہ ہے کہ اس سے تیسری جنس سے تعلق رکھنے والے شہریوں کے حقوق پرڈاکاڈالا گیا
- اس قانون کے ذریعے انتہائی خطرناك قانون سازی کی گئ۔جس میں یہ کہاگیاکہ کسی بھی شخص کی جنس کاتعین اس کی اپنی مرضی کے مطابق ہوگا۔اس کامطلب یہ ہوگاکہ کوئی مرد اٹھے اوراعلان کردے کہ مجھ میں توعورت والی حسیات پیداہوچکی ہیں لھٰذاآج سے مجھے عورت سمجھا جائے تونہ صرف اس کے دعوے کو قبول کیاجائے گابلکہ اس کے مطابق اس کودستاویزات یعنی شناختی کارڈاورپاسپورٹ وغیرہ بھی جاری کیے جائیں گے۔
- اسی طرح اگرکوئی خاتون یہ دعویٰ کرے کہ مجھے عورت رہنا پسند نہیں تواس کواس کے دعوے کے مطابق مرد سمجھا جائے گااور اسے مردوں کی صنف کے مطابق شناختی دستاویزات جاری کردی جائیں گی۔اس عمل میں نہ تومیڈیکل بورڈ کی پابندی عائد کی گئ اورنہ اس کے نفسیاتی معائنے کی شرط رکھی گئ
- اب یہ قانون مغربی نظریہ صنف پرستی کی ہی بنیاد پر ہے۔یہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ: "ایك مخلوط الجنس انسان کواپنی خود ساختہ جنسی شناخت کے طورپر پہچانے جانے کامکمل حق ہوناچاہیئے۔" چنانچہ اسلام کے تقاضے کے مطابق فقط حیاتیاتی خدوخال کو مدنظر رکھتے ہوئے جنس کی شناخت کرنے کی بجائے پاکستان کے حکمرانوں کے مطابق، جنس کاتعین خوداپنی سمجھ کے مطابق ہونا چاہیئے جس کی مغرب وکالت کرتا ہے۔

پاکستان کا ٹرانسجنڈر پروٹیکشن ایکٹ (Transgender Protection Act)

- انسانی جسم کے حوالے سے قرآن کریم کا بڑا واضح حکم ہے کہ کسی انسان کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اپنے جسم میں ایسی تبدیلیاں پیدا کرے کہ جس سے اس کی ساخت تبدیل ہو جائے کیوں کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق انسان اپنے جسم کا خود مالک نہیں بلکہ یہ اس کے پاس اللہ تعالی کی عطا کی ہوئی امانت ہے اور وہ اس امانت میں اللہ کی طرف سے طے کردہ اصولوں کے مطابق ہی تصرف کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر حقیقی معنوں میں ایمان رکھنے والا شخص یہ نہیں کہ سکتا کہ " میرا جسم میری مرضی "، اسلامی تعلیمات اور نظریے کے مطابق یہ جسم بھی اللہ کی طرف سے ہے اور اس پہ مرضی اور صرف بھی اللہ کا ہوگا
- جنس میں تبدیلی کا اختیار عوام کو دینا، نہ صرف اسلامی تعلیمات کی واضح اور صریح خلاف ورزی ہے بلکہ اس سے اتنی پیچیدگیاں پیدا ہوں گی، جن کا تصور ہی محال ہے۔(آنے والے زمانے میں اس کی خرابیاں اظہر من الشّمس ہو کر سامنے آئیں گی)
- اس قانون کا ایک اور خطرناک پہلو یہ ہے کہ اس کے ذریعے ہم جنس پرستی کو فروغ ملے گا۔اس قانون کے مطابق کوئی بھی مرد خود کو عورت قرار دے کر کسی بھی مرد سے شادی کرسکے گا یہی صورت عورتوں میں بھی پیدا ہو سکتی ہے۔اس وجہ سے معاشرتی بگاڑ کا ایک ایسا دروازہ کھل جائے گا جو معاشرے کی بنیادیں ہلا کر رکھ دے گا۔
- ہم جنسوں کی عالمی تنظیم کی جانب سے اس قانون کی حمایت میں لابنگ اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلامی عائلی نظام و اخلاق اس کا ہدف تھا اور یہ ان کی اہم کامیابی ہے جس میں سیاسی رہنما، اور طاقتور غیر حکومتی تنظیہ میں (این جی اوز) شامل ہیں
- اسلامی نظریاتی کونسل ، پاکسان کا ایک آئینی ادارہ، جو صدر، گورنر یا اسمبلی کی اکثریت کی طرف سے بھیجے جانے والے آئینی معاملات کی اسلامی حیثیت کا جائزہ لیتا ہے، نے ٹرانس جینڈر ایکٹ کی کئی شقوں کو خلاف اسلام و سنت قرار دیتے ہوئے خود اختیار کردہ شناخت سے متعلق دفعات کو غیر شرعی قرار دے دیا۔

ہم جنس پرستی اور جنسی بیماریاں

- ہم جنس پرستی کے ساتھ بے شمار جنسی بیماریاں وابستہ ہیں جو طبّی علم کے ذریعے سے انسانی مشاہدے اور علم میں آئی ہیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں :

1. ایڈز، جو Human Immunodeficiency virus کی وجہ سے ہوتا ہے
2. کلامیڈیا (Chlamydia) – جنسی تعلق سے لگنے والی ایک بیماری جو Chlamydia trachomatis نامی بیکٹیریا کے سبب ہوتی ہے
3. سوزاک (Gonorrhoea) – یہ جنسی بیماری Neisseria gonorrhoeae نامی بیکٹیریا سے ہوتی ہے
4. آتشک (Syphilis) – یہ جنسی طور پر منتقل ہونے والے بیکٹیریا Treponema pallidum کی وجہ سے ہوتی ہے
5. شنگلز – Herpes simplex virus کی وجہ سے
6. زوسٹر (Zoster) –ایک انتہائی تکلیف دہ اور جلد کے کسی مخصوص حصہ میں سرخ دانوں کی شکل میں نظر آتا ہے
7. اعضائے مخصوصہ کے پھوڑے (Genital Warts)
8. ہیپاٹیٹس بی (Hepatitis-B)
9. شنکرائیڈ – (Chancroid)
10. بواسیر (Hemorrhoids)
11. سرطان مقعد (Anal Cancer)
12. منکی پاکس (Monkeypox) -یہ چیچک وائرس کے خاندان سے تعلق رکھنے والے ایک وائرس Monkeypox virus سے ہوتی ہے، ۲۰۲۳ میں پھیلنے والی وبا میں ۹۰ فیصد سے زائد بیماری ہم جنس پرستوں میں پائی گئی

کیا ہم جنس پرستی موروثی (Genetic) ہے؟

- ہم جنس پرست، ان کی تنظیمیں اور ان کے وکلا اس بات کو پھیلاتے رہے ہیں کہ اپنی ہی صنف کی طرف جنسی میلان Sexual (Orientation) موروثی (Genetic) اور خِلقی (Congenital) ہوتا ہے۔ اس کے ذمے دار بعض جین (Gene) ہوتے ہیں، جو جسم انسانی میں پائے جاتے ہیں۔ وہی انسان کی عادات واطوار اور ذہن ومزاج کی تشکیل کرتے ہیں
- اس طرح کا پروپیگنڈا ماضی قریب تک چلتا رہا، یہاں تک کہ جب Science نام کے جریدے میں 2019 میں وہ تحقیق شائع ہوئی جس میں تقریباً 5 لاکھ افراد کا نمونہ لیا گیا تھا [نمونے (sample size) کے لحاظ سے اتنی بڑی تحقیق اس سے پہلے نہیں ہوئی]
- یہ تحقیق اس لئے کی گئ تھی کہ اس مفروضے کو جانچا جائے کہ آیا ہم جنس پرستی جینیاتی طور پر موجود کوئی حقیقت ہے؟
- اس تحقیق کے نتائج، ہم جنس پرست تحریک کے لیے کافی مایوس کن تھے، جن میں یہ بتایا گیا کہ ہم جنس پرستی کا رویے کا کوئی براہ راست جنیاتی ثبوت نہیں ہے (There is no 'gay gene.' There is no 'straight gene') بلکہ ہم جنس پرستی کا کچھ دوسرے عوارض جیسے شیزوفرینا اور مایوسی سے تعلق بتایا گیا

" Someone ever engaged in same-sex sexual behavior showed genetic correlations with mutual health issues, like major depressive disorder or schizophrenia, and with traits like experience and loneliness"

Ganna, A., Verweij, K. J. H., et al. (2019). "Large-scale GWAS reveals insights into the genetic architecture of same-sex sexual behavior." Science, 365(6456), eaat7693. doi: 10.1126/science.aat7693.

نئ قوم لوط

- قرآنِ مجید میں قومِ لوط اور ان کے انجام کا ذکر کئ مرتبہ آیا ہے، اس قوم پر ہم جنس پرستی جیسے گھناؤنے جرم کی بدولت اللہ تعالیٰ کا شدید عذاب نازل ہوا اور دنیا سے نیست و نابود ہو گئ، اس لئے کہ اسلام میں مرد کے مرد کے ساتھ اور عورت کے عورت کے ساتھ جنسی تعلقات قطعی حرام ہیں۔
- یہ فعل شرعی طور پر انتہائی غلط اور شرمناک فعل ہونے کے ساتھ ساتھ طبّی طور پر انسان کے لیے سخت نقصان دہ اور عام انسانی اخلاق اور معاشرتی حوالے سے بھی تباہ کن ہے
- ہم جنس پرستی ایک مہلک متعدی مرض کی طرح ساری دنیا میں بڑی تیزی سے پھیلتی جا رہی ہے، اس کے حامیوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے اور تقریباً نصف دنیا نے اس کو قانونی جواز دے دیا ہے۔
- یہ انسانیت کی شدید بدقسمتی واقع ہوئی ہے کہ مغرب کی بے لگام تصورِ آزادی کی بدولت اس بدترین فعل کو دنیا کے کئ ممالک میں قانونی جواز حاصل ہو چکا ہے بلکہ اس سے ایک درجہ آگے اب عیسائیت اور یہودیت بھی ہم جنس پرستی کی عالمی تحریک کے سامنے ہتھیار ڈال چکی ہیں اور ان مذاہب کے کئ فرقوں اور Church of England نے اس برائی کو قبول کرلیا ہے، گویا اب اس تحریک اور اس عمل کو مذہبی جواز بھی فراہم ہو گیا ہے-إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعون

نئی قوم لوط

- انیسویں صدی کے بعد سے ہم جنس پرستوں کی حمایت اور قانونی حقوق کے لیے عالمی پیمانے پر تحریک چلائی جا رہی ہے۔ ہم جنس پرستوں کی عالمی تنظیم (آئی ایل جی اے International Lesbian Gay Bisexual Trans and Inter-Sex Association کا وجود 1978 میں ہوا جس کا مقصد دنیا بھر کے ہم جنس پرستوں کے حقوق کو تحفظ فراہم کرنا ہے
- مغرب اس LGBT کمیونٹی کی پشت پر کھڑا ہے اور اسے پوری دنیا میں قانونی حقوق دلوانے کے لئے ہر طرح کی مدد کر رہا ہے
- یہاں "L" سے مراد ہیں "Lesbian"، یعنی زنانہ ہم جنس پرست

"G" سے مراد ہیں "Gay" یعنی مردانہ ہم جنس پرست

" B " سے مراد ہیں "Bisexual" یعنی ایسا مرد یا عورت جو دونوں سے جنسی تعلق کا قائل ہو.

"T" سے مراد ہیں "Transgender" یعنی وہ لوگ جو اپنی پیدائشی جنس کو قبول نہ کرتے ہوں، یہ زیادہ تر نفسیاتی مریض ہوتے ہیں جو سمجھتے ہیں کہ انکی روح غلط جنس کے جسم میں قید ہو گئی ہے۔ اس مرض کو " جینڈر ڈس فوریا - Gender dysphoria" کہتے ہیں

نئی قوم لوط

- 1973 سے پہلے نفسیاتی امراض کی عالمی ریفرنس کتاب " The Diagnostic and Statistical Manual of Mental Disorders (DSM)" میں ہم جنسیت کو ایک نفسیاتی بیماری سمجھا جاتا تھا اور اسکے علاج کے مختلف طریقے رائج تھے. اسوقت اسے نفسیاتی عارضہ سمجھنے کے مخالف ماہرین نفسیات کی تعداد بہت کم تھی

- ہم جنس پرستوں کے نمائندوں نے مختلف ہتھکنڈوں سے American Psychiatric Association کے سالانہ اجلاسوں میں گھس کر اس کمیونٹی سے تفریق پر مبنی معاشرتی رویے کا رونا رویا. کہ ڈاکٹروں نے اسے بیماری قرار دے رکھا ہے اور اسے ایک کلنک کا ٹیکہ (Social stigma) بنا کر رکھ دیا ہے جسکی وجہ سے لوگ ہم سے نفرت کرتے ہیں

- امریکی ماہرین نفسیات کی ایسوسی ایشن اپنے آپ کو اس مسلسل دباؤ سے محفوظ نہ رکھ سکی اور انتہائی بوکھلاہٹ میں کسی ٹھوس سائنٹفک تحقیق کی بجائے ووٹنگ کے ذریعے یہ فیصلہ کیا کہ آئندہ سے اسے نفسیاتی بیماری قرار نہیں دیا جائے گا. اور 1974 کے ایڈیشن میں اسے کتاب سے خارج کر دیا گیا (واحد مثال جس میں بیماری کا فیصلہ سائنسی تحقیق کی بناپر نہیں بلکہ ووٹنگ کی بنیاد پر ہوا)

- اس تاریخی (اور انسانیت کے لئے بد قسمت) فیصلے کے بعد تو پھر اس طوفان نفس پرستی اور لبرل ازم کے شتر بے مہار کے آگے کوئی بند اور کوئی رکاوٹ باقی نہ رہی. اور آج مغرب میں یہ حال ہے کہ اسے بیماری قرار دینے والے اور اسکا علاج کرنے والے کا میڈیکل لائسنس کینسل کر دیا جاتا ہے اور اسکے خلاف بولنے والوں کو عدالتی مقدموں میں گھسیٹا جاتا ہے (اور یوں LGBT کی تحریک ایک مقدس گائے بن گئی ہے جس کو چھوا نہیں جاسکتا)

ہم جنس پرستی کی عالمی تحریک کا مسلمان ممالک میں نفوذ

- نئی تہذیب اور نئے عالمی نظام کے دعویداروں نے دنیائے انسانیت کی تاریخ کے بھیانک ترین فسادات میں مبتلا کر دیا ہے۔ یہ فساد عقیدہ کا بھی ہے اور عمل کا بھی۔
- ہم جنس پرستوں کی عالمی تحریک کو اقوامِ متحدہ، امریکہ،، برطانیہ، فرانس، جرمنی اور دیگر کئی مغربی ممالک کی پشت پناہی حاصل ہے، اس کے لیے وہ سیاسی، سفارتی، معاشی ہر قسم کا دباؤ استعمال کرتے ہیں
- چونکہ اسلام میں ہم جنس پرستی ایک قابل تعذیر جرم ہے اس لیے اس مسلمان ممالک اس دباؤ کا خاص ہدف ہیں
- اس تحریک کو اسلامی ممالک میں انسانی حقوق، آزادئ رائے اور مساوات کے خوشنما اصولوں کے تحت آگے بڑھایا جا رہا ہے
- مسلمان ملکوں میں ان مغربی ممالک کے سفارتخانے، کلچرل سنٹرز، اور تعلیمی مراکز ہم جنس پرستوں کی عالمی تحریک کے ایجنڈے کو آگے بڑھانے میں خاص کردار ادا کر رہے ہیں
- مسلمانوں ممالک میں اشرافیہ کے پرائیویٹ تعلیمی ادارے ہم جنس پرستوں کے سرگرمیوں کے اہم مراکز ہیں جہاں ان تعلیمی اداروں کے مالکان اور انتظامیہ اس ایجنڈے کو آگے بڑھانے میں مغرب کے دست و بازو ہیں
- اب مسلمان ممالک میں ہم جنس پرست تحریک سوشل نیٹ ورکنگ کو بھی استعمال کرکے آگے بڑھ رہی ہے

ہم جنس پرستی کی عالمی تحریک کا مسلمان ممالک میں نفوذ

- اسلامی ملکوں پر مغربی ممالک اور اقوام متحدہ کی جانب سے جمہوریت، آزادی اور جدیدیت اختیار کرنے کے نام پر کچھ مخصوص نظریات کو قبول کرنے کا دباؤ ہے کہ اپنے مذہبی احکام و تعلیمات کو نظرانداز کرتے ہوئے:

← مغربی فلسفہ اور ثقافت کو قبول کرلیں،

← مرد و عورت کے اختلاط میں حائل تمام رکاوٹیں ختم کرکے انہیں آزادانہ میل جول کے مواقع فراہم کریں،

← شادی میں والدین اور خاندانوں کے عمل دخل کو کم سے کم کردیں،

← پردے کے شرعی احکام کو فرسودہ اقدار کی علامت قرار دے کر پس پشت ڈال دیں،

← غیرت کو غیر مہذب رویہ اور طرز عمل سمجھتے ہوئے اس کی حوصلہ شکنی کریں،

← زنا کی شرعی حد کو ختم کریں،

← اسقاط حمل کو قانونی حق کے طور پر تسلیم کریں

← مانع حمل ادویات اور طریقوں کو عمومی مہم کے طور پر رواج دیں،

← سکولوں اور کالجوں میں جنسی تعلیم کا اہتمام کریں۔